شہزاد سلیم

ایک مجاہد کی شہادت

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

ڈاکٹر محمد فاروق خان نے ایک نڈر مجاہد کی زندگی گزاری اور شہادت کی موت سے ہم کنار ہوئے۔ پچھلے کافی عرصہ سے وہ موت سے آنکھیں چار کیے ہوئے تھے، کیونکہ وہ برابر دہشت گردی پر کھلی تنقید کر رہے تھے۔ اس مجاہد کا تمام تر اسلحہ قرآن وسنت کے دلائل پر مبنی تھا۔ موت کی دھمکیاں ان کو ان کے مؤقف سے دست بردار نہ کر سکیں۔ احتیاط کرنے کے مشوروں کو انھوں نے کوئی خاص اہمیت نہ دی۔ بالآخر وہی ہوا جو متوقع تھا۔ ۱۲ اکتوبر کو دہشت گردوں نے ان کو ان کے کلینک میں شہید کر دیا۔ وہ شخص جو زندگی میں ہمیشہ مسکراتا ہوا نظر آتا تھا، موت کی حالت میں بھی مسکراہٹ اس کے چہرے پر رونق افروز تھی۔

ڈاکٹر فاروق ایک ہمہ گیر شخصیت تھے۔ وہ بے پناہ قوت کار کے مالک تھے۔ اپنے نقطۂ نظر پر ہمیشہ پامردی سے ڈٹے رہتے اور صرف دلیل ہی ان کو اپنے نقطۂ نظر میں تبدیلی کرنے کا باعث بنتی۔ وہ بیک وقت ایک مذہبی اسکالر، دانش ور اور سیاسی لیڈر تھے۔ وہ بہت سے مذہبی ٹی وی پروگراموں کے میزبان رہے اور متعدد ٹی وی پروگراموں میں مہمان مقرر کے طور پر شریک ہوئے۔ وہ ایک مؤثر خطیب بھی تھے اور تقریباً ایک درجن کتابوں کے مصنف تھے۔ مگر سب سے بڑھ کر وہ انسانیت کا اعلیٰ نمونہ تھے اور ایک بہت متواضع شخصیت کے مالک تھے۔ وہ بہت سے بے سہاروں کا سہارا اور کئی یتیموں کے سرپرست تھے۔ بہت سے غریب طلبا کی تعلیم کا خرچ اٹھائے ہوئے تھے۔ ڈاکٹری کے پیشے کی بھی انھوں نے بے لوث خدمت کی۔

ڈاکٹر محمد فاروق خان ۱۹۵۴ء میں خیبر پختون خواہ کے ایک قصبہ میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۷۹ء میں انھوں نے خیبر میڈیل کالج پشاور سے MBBS کا امتحان پاس کیا اور ۱۹۸۴ء میں سائکاٹری میں University of Vienna

سے ڈپلومہ حاصل کیا۔ وہ جماعت اسلامی کے سرگرم رکن بھی رہے۔ ۱۹۹۱ میں وہ معروف مذہبی اسکالر جاوید احمد غامدی کی فکر سے منسلک ہوئے اور پھر مرتے دم تک ان کے فکر کی تبلیغ و اشاعت میں بھرپور طریقہ سے سرگرم رہے۔ المورد، ادارۂ علم و تحقیق کی مجلس منتظمہ کے بھی وہ ایک عرصہ تک رکن رہے۔ وہ آج کل سوات کی اسلامی یونیورسٹی کے وائس چانسلر تھے۔

ان کی نمایاں تصنیفات میں ''آسان ترین ترجمہ و تفسیر قرآن مجید''، ''اسلام کیا ہے؟''، ''اسلام اور عورت''، ''جہاد و قتال''، ''حدود و تعزیرات''، ''جدید ایشوز اور اسلام''، ''پاکستان اور اکیسویں صدی''، ''امت مسلمہ''، ''کامیابی کا راستہ'' اور ''مسئلہ کشمیر: ماضی، حال اور مستقبل'' شامل ہیں۔ ان کی ویب سائٹ www.drfarooqkhan.com پر ان کی شخصیت اور کام کی تفصیل دیکھی جا سکتی ہے۔

ڈاکٹر فاروق بحث و دلیل کے آدمی تھے۔ جب ان کے مخالفین دہشت گردی اور خود کش حملوں پر ان کی تنقید کا جواب نہ دے سکے تو انھوں نے ان کو موت کی دھمکیاں دینی شروع کر دیں۔ اور جب موت کی دھمکیاں بھی ان کو خاموش نہ کر سکیں تو ظالموں نے بندوق کی گولیوں سے ان کو خاموش کر دیا۔ راہ عدم کا یہ مسافر اب اپنی منزل پر فائز المرام ہو کر پہنچ چکا ہے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ اس نے موت کے فرشتہ کا مسکراتے ہوئے استقبال کیا ہو گا اور شاید اس وقت اس کے کانوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ گونج رہے ہوں گے: فزت برب الکعبہ: (رب کعبہ کی قسم، میں کامیاب ہو گیا)۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

اسلام میں اس بات کا کوئی تصور موجود نہیں کہ علما کے کسی خاص ادارے کو یہ آئینی حق دیا جائے کہ وہ جس چیز کو اپنے فہم اسلام کے مطابق صحیح سمجھے اسے عوام پر نافذ کرے اور اسے ویٹو پاور حاصل ہو۔ قرآن مجید اس طرح کے ہر تصور سے خالی ہے۔ ایک عالم اپنی اخلاقی طاقت اور اپنے دلائل کی قوت سے عوام کو قائل کر سکتا ہے لیکن اسے یہ اختیار نہیں کہ وہ اپنی کوئی بات جبراً کسی سے منوائے۔ اس کے بالکل برعکس قرآن مجید کا اصول یہ ہے کہ تمام اہم اجتماعی معاملات میں اتفاق رائے پیدا کیا جائے یا اکثریت کی رائے مانی جائے۔

(ڈاکٹر محمد فاروق خان کی کتاب ''جدید ذہن کے شبہات اور اسلام کا جواب'' سے ایک اقتباس ۲۳)